”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں ”ختمِ نبوت“ سے متعلق شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ بنام

عقیدۂ ختمِ نبوت

پیشکش: ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)“ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دُنیاوی، شرعی، اَخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی، معاشی، اِنفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے اوسطاً 25 سے زائد موضوعات پر کم و بیش 40 مضامین شائع کرتا ہے۔ چنانچہ تفسیر، شرح حدیث، فقہی مسائل کا حل، بچوں کی کہانیاں، سماجی موضوعات پر اصلاحی مضامین، تاجروں کیلئے شرعی رہنمائی، خواتین کیلئے شرعی راہنمائی و دیگر خصوصی موضوعات، بُزرگانِ دین کی سیرت، دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں وغیرہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ہر شمارے کی زینت ہوتی ہیں۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنے آغاز ربیع الآخر 1438ھ سے تادمِ تحریر (صفر المظفر 1445ھ بمطابق ستمبر 2023ء تک) کم و بیش 5200 صفحات پر 2800 سے زائد مضامین شائع کرچکا ہے۔

جن میں سے اسلام کی اساس ”عقیدۂ ختم نبوت“ کے متعلق شائع ہونے والے مضامین 7 ستمبر ”یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت“ کی مناسبت سے آپ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

عمارتِ نبوت کی آخری اینٹ	02
خاتم النبیین کے معنیٰ تفاسیر کی روشنی میں	05
شانِ ختم نبوت	12
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام	16
آخری نبی اور آخری امت	24
عقیدۂ ختم نبوت اور صحابہ کرام کا کردار	25
تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت میں عُلَما کا کردار	31
مرزائی، احمدی اور قادیانی	37
گوہ کی گواہی	40
قادیانیوں کے ہتھکنڈے	42

ہر ماہ گھر پر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے

Call/Sms/Whatsapp
+92313-1139278

ابو النور راشد علی عطاری مدنی
نائب مدیر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
02 ستمبر 2023ء

عمارتِ نبوّت کی آخری اینٹ

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ﴾

ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔(پ22،الاحزاب:40)

تفسیر یہ آیتِ مبارکہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی (Last Prophet) ہونے پر نَصِّ قطعی ہے اور اس کا معنیٰ پوری طرح واضح ہے جس میں کسی تاویل اور تخصیص کی ذرّہ بھر بھی گُنجائش نہیں۔ ختمِ نبوت سے متعلّق تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام انبیاء و مرسلین علیہمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے آخر میں مَبعوث فرمایا اور آپ صلَّی

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نبوت ورِسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ یا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نبُوَّت ملنا مُحال ہے۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اس کا منکر اور اس میں ادنیٰ سا بھی شک وشبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بیسیوں آیات ایسی ہیں جو مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی تائید وتَثْوِیب کرتی ہیں جیسے

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِسالت کے پہلو سے دیکھا جائے تو

1 آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(پ9، الاعراف:158)

2 تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا گیا۔ (پ22، سبا:28)

3 آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سارے جہانوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے۔

(پ18، الفرقان:01)

4 تمام لوگوں کو کفر کی ظلمت سے ایمان کے نور کی طرف نکالنے والے۔ (پ13، ابراہیم:01)

5 اور ہر جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (پ17، الانبیاء:107)

6 اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام سے یہ عہد لیا کہ جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری ہو تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (پ3، اٰل عمرٰن:81) ان کے بعد کسی نبی پر ایمان ومدد کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔

7 آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے رسولوں کی تشریف آوری کے بارے میں بتایا گیا۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 144، پ17، الانبیاء:41، پ7، الانعام:34) لیکن آپ کے بعد کسی بھی رسول کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔

8 حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تورات کی تصدیق کی اور رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کی بِشارت دی۔(پ28، الصف:06) جبکہ حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی بشارت نہیں دی۔

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے دین کے پہلو سے دیکھا جائے تو

9 اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دین کامل کردیا۔(پ6، المآئدہ:03) کہ یہ پچھلے دینوں کی طرح مَنْسُوخ نہ ہوگا بلکہ قیامت تک باقی رہے گا۔

10 آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے۔(پ28، الصف:09)

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قراٰنِ مجید کے پہلو سے دیکھا جائے تو

11 اللہ تعالیٰ نے کُتُبِ اِلٰھِیّہ پر ایمان سے متعلق قراٰن اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا۔ (پ1، البقرۃ:04، پ5، النسآء:136، 162) لیکن قراٰن کے بعد کسی اور آسمانی کتاب کا ذِکر نہیں کیا۔

12 قراٰن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔(پ26، الاحقاف:29) لیکن اس نے اپنے بعد کسی کتاب کی تصدیق نہیں کی۔

13 قراٰن تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔(پ30، التکویر:26)

14 قراٰن پوری انسانیت کے لئے ذریعۂ ہدایت ہے۔(پ1، البقرۃ:185)

آخر میں ایک حدیثِ پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس چکّر لگا کر کہنے لگے: ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔(مسلم، ص965، حدیث:5959) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (محرم الحرام 1439)، صفحہ 5، مضمون: تفسیر قراٰنِ کریم

”خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ“

کا معنیٰ تفاسیر کی روشنی میں

ابوالحسن راشد عطّاری مَدَنی*

عقیدہ ختمِ نُبُوَّت دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ ایک حساس ترین عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار قراٰن کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار صحابۂ کرام کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کا انکار ساری امتِ محمدیہ کے علما و فقہا و اَسلاف کے اجماع کا انکار ہے۔ ختمِ نبوت کو نہ ماننا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک کے ہر ہر مسلمان کے عقیدے کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے۔ اللہ ربُّ العزّت کا فرمانِ عظیم ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ22، الاحزاب:40)

ختمِ نُبُوَّت کے منکر اس آیتِ مبارکہ کے الفاظ "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے معنی میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاوِیلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قراٰن، احادیث، فرامین واجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیّہ کے خلاف ہیں۔ تفاسیر اور اقوال مفسرین کی روشنی میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنٰی آخری نبی ہی ہے، چنانچہ مُفسّرِ قراٰن

ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)،

ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)،

ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات:468ھ)،

ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)،

محیُّ السُّنّۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات:510ھ)،

ابو محمد عبدُ الحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات:542ھ)،

سلطانُ العلماء ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)،

ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیر ازی بیضاوی (وفات:685ھ)،

ابو البرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی (وفات:710ھ)،

ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات:741ھ)،

ابو عبدُ اللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات:803ھ)،

جلال الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ)

اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفٰی (وفات:982ھ) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین سمیت

دیگر کثیر مفسرینِ کرام نے اس آیت کی تفسیر میں ہمارے پیارے آقا محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی تصریح و تاکید فرمائی ہے۔ ذیل میں چند تفاسیر کے اِقتباسات ملاحظہ کیجئے:

۞ امامِ اہلِ سنّت، ابو منصور ماتریدی (وفات: 333ھ) اپنی تفسیر "تاویلات اہل السنۃ" میں لکھتے ہیں: جو کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نبی کے آنے کا دعویٰ کرے تو اس سے کوئی حجت و دلیل طلب نہیں کی جائے گی بلکہ اسے جھٹلایا جائے گا کیونکہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرما چکے ہیں: لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(تاویلات اہل السنۃ، 8/396، تحت الآیۃ: 40)

۞ صاحبِ زادُ المسیر ابو الفرج عبدُ الرّحمٰن بن علی جوزی (وفات: 597ھ) لکھتے ہیں:

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے معنی آخرُ النّبیین ہیں، حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کریم محمّدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے سلسلۂ نُبُوَّت ختم نہ فرماتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیٹا حیات رہتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔

(زاد المسیر، 6/393، تحت الآیۃ: 40)

۞ الجامع لاحکامِ القراٰن میں امام ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد قُرطبی (وفات:671ھ) لکھتے ہیں:

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے اُمّت کے نزدیک مکمل طور پر عُموم (یعنی ظاہری معنٰی) پر ہیں جو بطورِ نَصِ قطعی تقاضا کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے ختم نبوت کے خلاف دوسرے معنٰی نکالنے اور تاویلیں کرنے والوں کا رَد کرتے ہوئے امام قُرطبی لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ اِلْحاد یعنی بے دینی ہے اور ختمِ نُبُوَّت کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدہ کو تشویش میں ڈالنے کی خبیث حرکت ہے، پس ان سے بچو اور بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔

(تفسیر قرطبی، جز14، 7/144، تحت الآیۃ:40)

۞ تفسیر لُبابُ التاویل میں حضرت علاءُالدّین علی بن محمد خازِن (وفات: 741ھ) لکھتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنی ہیں کہ اللہ کریم نے ان پر سلسلۂ نُبُوَّت ختم کر دیا پس ان کے بعد کوئی نبوت نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور نبی ہے۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ کریم جانتا تھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی ایسی مذکر اولاد عطا نہ فرمائی جو جوانی کی عمر کو پہنچی ہو اور رہا حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے اور جب آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور انہی کے قِبلہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھیں گے

گویا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت سے بھی ہوں گے۔(تفسیر خازن،3/503، تحت الآیۃ:40)

۞ مشہور تفسیر اللباب فی علوم الکتاب میں ابو حفص سراج الدین عمر بن علی حنبلی دمشقی (وفات:775ھ) حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عباس کا قول "اللہ کریم کا فیصلہ تھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہ ہو اسی لئے ان کی کوئی مذکر اولاد سن رجولیت (یعنی جوان آدمی کی عمر) کو نہ پہنچی" نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں، وہ اپنی اُمّت پر بہت زیادہ شفیق اور ان کی ہدایت کے بہت زیادہ خواہاں ہوں گے گویا کہ وہ اُمّت کے لئے اس والد کی طرح ہوں گے جس کی اور کوئی اولاد نہ ہو۔

(اللباب فی علوم الکتاب،15/558، تحت الآیۃ:40)

اس تفسیر کے مطابق دیکھا جائے تو اللہ ربُّ العزّت کے بعد اس اُمّت پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں، جس پر آیتِ قرانی ﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴿۱۲۸﴾﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(پ 11، التوبۃ:128) سمیت کثیر آیات واضح دلیل ہیں۔

۞ تفسیر نظم الدرر میں حضرت ابراہیم بن عمر بقاعی (وفات: 885ھ) لکھتے ہیں: کیونکہ رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت اور نبوت سارے جہان کے لئے عام ہے اور یہ اعجازِ قرانی بھی ہے (کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی یہ کتاب بھی سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے)، پس اب کسی نبی و رسول کے بھیجنے کی حاجت نہیں، لہٰذا اب رسولِ کریم صلَّی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی بھی پیدا نہ ہو گا، اسی بات کا تقاضا ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی شہزادہ سنِ بلوغت کو نہ پہنچا اور اگر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا آنا علمِ الٰہی میں طے ہوتا تو محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِکرام و عزت کے لئے ضرور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک نسل ہی سے ہوتا کیونکہ آپ سب نبیوں سے اعلیٰ رتبے اور شرف والے ہیں لیکن اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اکرام اور اعزاز کے لئے یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا۔

(نظم الدرر، 6/112، تحت الآیۃ:40)

۞ تفسیر الفواتح الالٰہیہ میں **شیخ علوان نعمتُ اللہ بن محمود** (وفات:920ھ) فرماتے ہیں:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کی جانب سے اللہ کے بندوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے، اللہ کریم نے تمہیں راہِ رُشد و ہدایت دکھانے کے لئے تمہاری طرف اُمَمِ سابقہ کی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھیجا، لیکن ان کی شان یہ ہے کہ یہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن اور ختم المرسلین ہیں کیونکہ ان کے تشریف لانے کے بعد دائرہ نبوت مکمل ہو گیا اور پیغامِ رسالت تمام ہو گیا جیسا کہ خود رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں فرمایا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ (الفواتح الالٰہیہ، 2/158، تحت الآیۃ:40)

۞صاحبِ تفسیرِ فتح الرحمن **مجیر الدین بن محمد علیمی مقدسی حنبلی** (وفات: 927ھ) فرماتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِيِّيْن کے معنیٰ ہیں نبیوں میں سے آخری یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہو گیا اور کسی کو بھی نبوت نہیں دی جائے گی اور رہا عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے۔ (فتح الرحمٰن، 5/370، تحت الآیۃ:40)

اللہ کریم ہمیں عقیدہ ختمِ نُبُوّت کی حفاظت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شانِ ختمِ نبوت

ابو النّور راشد علی عطّاری مَدَنی*

قراٰنِ کریم اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے کثیر دلائل موجود ہیں۔ انہی میں سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایسے باکمال الفاظ بھی ہیں جن میں آپ نے لفظ ”اَنَا“ کے ساتھ اپنا خاتم النبیین ہونا بیان فرمایا، ذیل میں 6 احادیث مبارکہ اور ان پر کچھ وضاحتی بیان ملاحظہ کیجئے

1 اَنَا الْمُقَفِّي قَفَّيْتُ النَّبِيِّينَ وَاَنَا قَيِّمٌ ترجمہ: میں ہی سب سے پیچھے آنے والا ہوں (یعنی دنیا میں سب انبیاء کے بعد آنے والا ہوں اور میں آخری نبی ہوں)، میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا) اور میں قیم ہوں۔(1)

2 اَنَا الْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ بُعِثْتُ بِالْجِهَادِ وَلَمْ اُبْعَثْ بِالزِّرَاعِ ترجمہ: میں ہی پیچھے آنے والا ہوں اور میں حاشر ہوں مجھے جہاد کے لئے بھیجا گیا کھیتیوں کے لئے نہیں۔(2)

3 اَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ: میں ہی عاقب ہوں (اور عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں)۔(3)

4 اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ترجمہ: میں خاتمُ النّبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(4)

5 اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں فخریہ نہیں کہہ رہا۔(5)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

6 اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امّت ہو۔(6)

حبیبِ کریم، خاتمُ النّبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان تمام فرامین میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا اور ہمارا عقیدۂ ختمِ نبوت بیان ہوا ہے۔ یہ بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی انوکھی اور یکتا شان ہے جو اور کسی بھی نبی و رسول کو عطا نہ ہوئی، حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی، ان میں سے ایک آپ کا خاتمُ النبیین ہونا ہے۔(7)

ان فرامین میں سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 6 اسمائے گرامی بیان ہوئے:

"اَلْمُقَفِّی"، "قَیِّمٌ"، "اَلْحَاشِرُ"، "اَلْعَاقِبُ"، "خَاتَمُ النَّبِیِّین" اور "آخِرُ الْاَنْبِیَاء" صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسمِ مبارک "اَلْمُقَفِّی" اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، علّامہ صالحی شامی نے اس کے اعراب یہی ذکر فرمائے اور اس کا معنٰی ہے "وہ جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو۔"(8)

لغت میں اس کے معنٰی پیچھے آنے، پیروی کرنے، تابع ہونے کے بھی ہیں، یہ معنٰی حدیثِ پاک کے لفظ "قَفَّیْتُ النَّبِیِّین" سے بھی واضح ہو رہا ہے یعنی میں تمام انبیا کے پیچھے آیا ہوں۔ اس معنٰی کی مزید وضاحت "الاستیعاب" کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اَنَا الْمُقَفِّی بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ کُلِّھِم یعنی میں تمام نبیوں کے بعد آنے والا ہوں۔"(9)

اسمِ گرامی "قَیِّمٌ" بہت بڑے مفہوم کا حامل ہے، کتبِ سیرت میں اسے مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا گیا ہے: "وَالْقَیِّمُ الْجَامِعُ الْکَامِلُ یعنی قیم جامع اور کامل ہوتا ہے۔" نیز لغت میں اس کے معنٰی سربراہ، نگران کار اور متولی و منتظم کے بھی ہیں۔

کوئی بھی چیز یا فرد "قَیِّم" یا قیمتی تبھی ہوتا ہے جب وہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہو اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ پیارے مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر عظیم و جلیل خوبیوں کے حامل تھے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے جس ادا کو اپنایا وہی عمل زمانے بھر کے لئے خوبی بن گیا، کائنات کے لئے یہ اصول بن گیا کہ کوئی بھی ایسا عمل جو مدنی محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کے مطابق ہو وہی خوبی ہے، جو عمل ان کی اداؤں، فرامین یا پسند کے خلاف ہو خواہ لوگ اسے کتنا ہی اچھا سمجھیں وہ عمل اچھا نہیں ہو سکتا۔

اسمِ گرامی "اَلْحَاشِرُ" کے معنی ہیں جمع کرنے والا، اس کے معنی خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ارشاد فرمائے ہیں، ارشادِ مبارک ہے: اَنَا الحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔ (10)

اس اسمِ گرامی کی مزید وضاحت اگلی اقساط میں بیان کی جائے گی۔

اسمِ گرامی "اَلْعَاقِبُ" کے معنٰی ہیں پیچھے آنے والا، اس کا مصدر ہے عقب، پیچھے آنے والے سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت میں مسلم شریف میں ہے: "اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یعنی عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (11)

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت ہی عظیم اور خاص وَصف و لقب و منصب ہے۔ اس کے معنٰی و مفہوم بالکل واضح و ظاہر ہیں کہ سب نبیوں سے آخری، نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، سب سے آخری نبی، سلسلۂ نبوت پر مہر لگا کر بند کر دینے والے۔ یہی معنٰی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی "آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ" اور اس مفہوم کی تمام احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ ختمِ نُبُوَّت کے منکر "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے معنٰی میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاوِیلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قراٰن،

احادیث، اجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیّہ کے خلاف ہیں۔ تفاسیر اور اقوالِ مفسرین کی روشنی میں خاتمُ النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہی ہے، مُفسّرِ قراٰن ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)، ابوالحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)، ابوالحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات:468ھ)، ابوالمظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)، محیُّ السُّنّۃ، ابومحمد حسین بن مسعود بغوی (وفات: 510ھ)، ابو محمد عبدُالحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات: 542ھ)، سلطانُ العلماء ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)، ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی (وفات: 685ھ)، ابوالبرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی (وفات: 710ھ)، ابوالقاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات: 741ھ)، ابوعبدُاللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات:803ھ)، جلالُ الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ) اور ابوالسعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (وفات:982ھ) رحمۃُ اللہِ علیہم اَجْمعین سمیت جمہور مفسرینِ قراٰن نے "خَاتَمَ النَّبِیّین" کے معنیٰ و مفہوم یہی بیان فرمائے کہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔

---

(1) الشفاء، 1/231، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361

(2) طبقات ابن سعد، 1/84، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361

(3) مسلم، ص958، حدیث:6105

(4) ترمذی، 4/93، حدیث:2226

(5) دارمی، 1/40، حدیث:49

(6) ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث:4077

(7) مسلم، ص210، حدیث:1167

(8) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/519

(9) الاستیعاب، 1/150

ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔(1) یہ آیتِ مبارکہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے پر نصِ قطعی ہے کہ حُضور "خاتَمُ النبیّٖن" ہیں۔ نیز مسلمانوں کا حتمی و قطعی عقیدہ اور ایمان کا بنیادی حصہ ہے کہ حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔ اگر کوئی حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی نہ مانے یا حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے میں ذرہ برابر بھی شک کرے یا طرح طرح تاویلیں نکال کر حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانے تو وہ کافر و مُرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

اس عقیدے کو عقیدۂ ختمِ نبوت کہا جاتا ہے جو کہ قراٰن و حدیث سے ثابت ہے اور اس پر تمام صحابہ و تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین و مسلمین کا اجماع و اتفاق ہے، یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اس کا نہ ماننے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک کرنے والا کافر و مُرتد ہے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کا ذکر کئی روایات میں آیا ہے، آیئے! ان میں سے 40 روایات پڑھئے اور اپنے دلوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت پختہ کیجئے۔

1 حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک رِسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔[2]

2 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی: (۱) مجھے جامع کلمات دیئے گئے (۲) کفار پر رُعب طاری کرکے میری مدد کی گئی (۳) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا (۴) میرے لئے ساری زمین پاک اور نَماز کی جگہ بنا دی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔[3]

3 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کا نظامِ حکومت اُن کے اَنبیائے کرام علیہمُ السَّلام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آتا تھا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[4]

4 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے آس پاس چکّر لگاتے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے اور کہتے کہ اس اینٹ کو کیوں نہیں رکھا گیا؟ (اس عمارت کی) وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتَمُ النبیّٖن ہوں۔[5]

5 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عنقریب میری اُمّت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے اور سب کے سب نبوت کا (جھوٹا) دعویٰ کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[6]

6 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (جسے کسی نبی نے خود تعمیر کیا ہے)۔[7]

7 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اللہ پاک کے نزدیک

لوحِ محفوظ میں خاتَمُ النبیّین لکھا ہوا تھا اور بے شک (اس وقت) آدم علیہ السّلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔[8]

8 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری اُمّت ہو۔[9]

9 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں۔ عرض کی گئی: بشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: اچھا خواب کہ انسان خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔[10]

10 حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے مُتَعدّد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں اَحمد ہوں، میں مَاحِی ہوں کہ اللہ پاک میرے سبب سے کُفر مٹاتا ہے، میں حَاشِر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عَاقِب ہوں اور عاقِب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔[11]

11 فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میں محمد ہوں، اُمّی نبی ہوں، میں محمد ہوں، اُمّی نبی ہوں، میں محمد ہوں، اُمّی نبی ہوں، تین بار ارشاد فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[12]

12 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ یعنی میں آخری نبی ہوں اور یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔[13]

13 حضرت ابو طُفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ربِّ کریم کے پاس میرے 10 نام ہیں، حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ مجھے ان میں سے 8 نام یاد ہیں، محمد، احمد، ابو القاسم، فاتِح (یعنی نبوت کا افتتاح کرنے والا)، خاتِم (یعنی نبوت کا اختتام کرنے والا)، عاقِب (یعنی وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے)، حاشِر (یعنی لوگوں کو اکھٹا کرنے والا)، ماحِی (کفر کو مٹانے والا)۔[14]

14 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں تخلیق میں سب نبیوں سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔[15]

15 معراج کی رات رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے سامنے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن اور تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قراٰنِ کریم نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لئے بنائی گئی ہے، اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا، اور اُس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبوت کا سلسلہ) ختم کرنے والا بنایا۔ (16)

16 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے، تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے حُکّام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ (17)

17 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رسولوں میں پہلے آدم ہیں اور ان میں آخری رسول محمد ہیں۔ (18)

18 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں احمد ہوں، محمد ہوں، حاشر ہوں، مُقَفّٰی (یعنی سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔ (19)

19 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔ (20)

20 حضرت قتادہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ آیتِ کریمہ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ......﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح...... سے) (21) پڑھتے تو فرماتے: مجھ سے خیر کی ابتدا کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔ (22)

21 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السّلام کو ہند میں اتارا گیا تو آپ نے گھبراہٹ محسوس کی، حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے نازل ہو کر اذان

دی: اَللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دو بار، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللہ دو بار، حضرت آدم علیہ السّلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے کہا: وہ آپ کی اولاد میں سے آخرُ الانبیاء ہیں۔ (23)

22 فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میری اُمّت میں 27 دجال اور کذاب ہوں گے، ان میں سے 4 عورتیں ہوں گی اور میں خاتَمُ النبیّین ہوں میرے بعد کوئی نہیں ہے۔ (24)

23 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب نے مجھے اپنے قریب کیا حتی کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم، بلکہ اس سے بھی زیادہ کم فاصلہ رہا، اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے، میں نے کہا: اے میرے رب! نہیں۔ فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچادیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔ (25)

24 حضرت علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔ (26)

25 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام حضرت زید کے والد حارِثہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جب ان کو حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لینے کے لئے آئے تو حضور نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور اس بات کی گواہی دو کہ میں خاتَمُ الانبیاء والرُّسُل ہوں، میں زید کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا، انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیش کش کی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: زید سے پوچھو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلامعاوضہ بھیج دیتا ہوں، حضرت زید نے کہا: میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نہ اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو، یہ سُن کر حضرت زید کے والد حارِثہ کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ (27)

26 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عباس رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: اللہ پاک آپ پر اس طرح ہجرت ختم فرمائے گا جس طرح مجھ پر نبوت ختم فرمائی ہے۔(28)

27 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہُ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں...۔(29)

28 حدیثِ شفاعت میں ہے کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے شفاعت کا کہیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرمائیں گے: میں اس مقام کے لئے نہیں ہوں، بے شک محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتَمُ النبیّین ہیں اور وہ آج یہاں موجود ہیں، ان کے طفیل اللہ نے ان کے گنہگاروں کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں۔(30)

29 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ (چھپکلی کی طرح کا ایک جانور) سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اُس نے کہا: آپ ربُّ العالمین کے رسول ہیں اور خاتَمُ النبیّین ہیں۔(31)

30 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر جب توریت نازل ہوئی تو انہوں نے اُس میں اِس اُمّت کا ذکر پڑھا، اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میں نے توریت کی تختیوں میں پڑھا ہے کہ ایک اُمّت تمام اُمّتوں کے آخر میں ہوگی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی، اس کو میری اُمّت بنادے، اللہ پاک نے فرمایا: وہ اُمّتِ احمد ہے۔(32)

31 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات مسجدِ اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جبریل سے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں پوچھا تو حضرت جبریل نے کہا: یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ خاتَمُ النبیّین ہیں۔۔۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ

اللہ پاک نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فرمایا: میں نے آپ کو خلیل بنایا، اور توریت میں لکھا ہوا ہے محمد رحمٰن کے حبیب ہیں، میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور آپ کی امت کو اوّل اور آخر بنایا، اور میں نے آپ کی اُمّت پر لازم کر دیا کہ وہ اپنے ہر خطبے میں یہ گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، اور میں نے آپ کو تخلیق میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتدا کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔(33)

32 حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہُ عنہما کی جب وفات ہوئی تو ان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز رہی تھی، لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو ان کے منہ سے آواز آرہی تھی کہ محمد اللہ کے رسول اور اُمّی نبی ہیں، خاتَمُ النّبیّٖن ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(34)

33 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر کہیں گے، اے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اللہ کریم کے رسول ہیں اور خاتمُ الانبیاء ہیں، اللہ پاک نے آپ کے وسیلے سے آپ کے گنہگاروں کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔(35)

34 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اُس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، میں آیا اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔(36)

35 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔(37)

36 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السّلام) کو حضرت موسیٰ (علیہ السّلام) سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(38)

37 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانے میں سب سے آخر ہیں

اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔[39]

38 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، لوگوں نے عرض کی: مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اچھا خواب۔[40]

39 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِی لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ** یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔[41]

40 حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہوگیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[42]

اے ختمِ رسل مکی مدنی کونین میں تم سا کوئی نہیں
اے نورِ مجسم تیرے سوا محبوب خدا کا کوئی نہیں

---

(1) پ22، الاحزاب:40 (2) ترمذی، 4/121، حدیث:2279 (3) مسلم، ص210، حدیث:1167 (4) مسلم، ص790، حدیث:4773 (5) بخاری، 2/484، حدیث:3535 (6) ترمذی، 4/93، حدیث:2226 (7) مسلم، ص553، حدیث:3376 (8) مسند احمد، 6/87، حدیث:17163-ابن حبان، 8/106، حدیث:6370 (9) ابنِ ماجہ، 4/404، حدیث:4077 (10) معجم کبیر، 3/179، حدیث:3051 (11) بخاری، 2/484، حدیث:3532-ترمذی، 4/382، حدیث:2849 (12) مسند احمد، 11/563، حدیث:6981 (13) سنن دارمی، 1/40، حدیث:49- معجم اوسط، 1/63، حدیث:170 (14) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص30، حدیث:20 (15) کنز العمال، جز11، 6/205، حدیث:32123 (16) دیکھئے: مسند بزار، 17/7، حدیث:9518 (17) معجم کبیر، 8/136، حدیث:7617 (18) کنز العمال، جز11، 6/218، حدیث:32266 (19) معجم صغیر، 1/58 (20) مستدرک للحاکم، 3/461، حدیث:4159 (21) پ21، الاحزاب:7 (22) مصنف ابن ابی شیبہ، 16/490، حدیث:32421 (23) تاریخ ابنِ عساکر، 7/437 (24) مسند احمد، 9/99، حدیث:23418 (25) فردوس الاخبار، 2/220، حدیث:5361-تاریخ بغداد، 5/337، رقم:2873 (26) ترمذی، 5/364، حدیث:3658 (27) دیکھئے: مستدرک للحاکم، 4/225، حدیث:4999 (28) معجم کبیر، 6/154، حدیث:5828 (29) ابنِ ماجہ، 1/489، حدیث:906 (30) مسند احمد، 1/604، حدیث:2546 (31) معجم صغیر، 2/65 (32) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص33، حدیث:31 (33) دیکھئے: مسند بزار، 17/7، 11، حدیث:9518 (34) موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 6/270، رقم:7 (35) دیکھئے: بخاری، 3/260، حدیث:4712 (36) مسند احمد، 4/21، حدیث:11067 (37) ابن ماجہ، 4/511، حدیث: 4287 (38) بخاری، 3/144، حدیث: 4416 (39) بخاری، 1/303، حدیث: 876 (40) بخاری، 4/404، حدیث:6990 (41) ترمذی، 5/385، حدیث:3706 (42) بخاری، 4/153، حدیث:6194۔

آخری نبی اور آخری اُمّت

مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ یعنی میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔(ابن ماجہ،4/404،حدیث:4077)

اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو "نبی" کہتے ہیں۔(کتاب العقائد،ص15)

پیارے بچّو! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا۔ یعنی سب سے پہلے نبی جو دنیا میں تشریف لائے وہ حضرت آدم علیہ السّلام ہیں۔ اس کے بعد مختلف قوموں کی طرف مختلف انبیائے کرام کو بھیجا گیا، پھر آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں بھیجا گیا۔

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے آخری نبی ہیں اور عربی میں "خاتم النّبیّٖن" آخری نبی کو کہتے ہیں۔ قراٰن پاک میں بھی اللہ پاک نے آپ کو "خاتم النّبیّٖن" فرمایا ہے۔

ذکر کی گئی حدیث کے علاوہ اور بہت ساری احادیث میں بھی یہی بات آئی ہے، نیز صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام کا بھی یہی نظریہ اور عقیدہ ہے۔

پیارے بچو! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد کرلیں اور اپنے دل میں بٹھالیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے، نہ آئے گا اور نہ ہی آسکتا ہے، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئیں گے لیکن وہ نئے نبی نہیں ہوں گے بلکہ وہ تو پہلے سے اللہ کے نبی ہیں، ان کو تو اللہ پاک نے آسمانوں پر زندہ اٹھالیا تھا، وہ اپنی بقیہ زندگی پوری کریں گے اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دین کی ہی دعوت دیں گے۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سچی پکی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

عقیدۂ ختمِ نبوت اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا کردار

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں تمام انبیا و مُرسلین کے بعد سب سے آخر میں بھیجا اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے یا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنا ناممکن ہے، یہ دینِ اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کا انکار کرنے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کرنے والا کافر و مرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سابقہ شماروں [1] میں قراٰن و حدیث اور تفاسیر کی روشنی میں اس عقیدے کو بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

اس مضمون میں ختمِ نبوت پر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے اعمال و اقوال بیان کئے جائیں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

گے جن کے پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عقیدۂ ختمِ نبوت کو مزید تقویت و پختگی ملے گی کہ عقیدۂ ختمِ نبوت صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین اور تمام مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔

صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے جذبہ:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اسود عنسی نامی شخص نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے شر و فساد سے لوگوں کو بچانے کے لئے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اسے نیست و نابود کر دو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہُ عنہ نے اُس کے محل میں داخل ہو کر اُسے قتل کر دیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے مدینۂ منورہ میں مرضِ وصال کی حالت میں صحابۂ کرام کو یہ خبر دی کہ آج اسود عنسی مارا گیا اور اسے اس کے اہلِ بیت میں سے ایک مبارک مرد فیروز نے قتل کیا ہے، پھر فرمایا: فَازَ فَيْرُوز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔[2]

حضرت ابو بکر صدیق اور جماعتِ صحابہ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیلمہ کذّاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مُسَیلمہ کذّاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے ”جنگِ یمامہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاریِ قراٰن صحابہ بھی شامل تھے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔[3]

مفکرِ اسلام حضرت علّامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس سالہ مدنی دور میں غزوات اور سرایا ملا کر کُل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کُل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب کے خلاف جو "جنگِ یمامہ" لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔[4]

ختمِ نبوت کے معاملے میں جنگِ یمامہ میں 24ہزار صحابۂ کرام نے شریک ہو کر اور 1200 صحابۂ کرام نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنا عقیدہ واضح کر دیا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ورسول ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے اعلانِ جنگ کیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم کا عقیدہ:

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد روتے ہوئے عرض کیا:

یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔[5]

حضرت عثمانِ غنی کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہُ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے جواب میں لکھا کہ

ان کے سامنے دینِ حق اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءَت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کر دینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کر دیا۔ (6)

حضرت علیؓ المرتضیٰ کا عقیدہ:

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیؓ المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہُ عنہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّين یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔ (7)

صحابیِ رسول حضرت ثُمامہ کا عقیدہ:

حضرت سیّدُنا ثُمامہ بن اُثال رضی اللہُ عنہ نبوّت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب سے اس قدر نفرت کیا کرتے تھے کہ جب کوئی آپ رضی اللہُ عنہ کے سامنے اس کا نام لیتا تو جوشِ ایمانی سے آپ رضی اللہُ عنہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ آپ نے ایک مرتبہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی جملے ادا کئے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے، جس طرح اللہ پاک کی اُلوہیّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں ہے۔ (8)

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا عقیدہ:

بخاری شریف میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[9]

صحابیِ رسول حضرت انس کا عقیدہ:

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: (رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم اتنے بڑے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گھوارے (جھولے) کو بھر دیتا، اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے مگر ان کا زندہ رہنا ممکن نہیں تھا کیونکہ تمہارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخرُ الانبیاء ہیں۔[10]

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود کا عقیدہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہُ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں....[11]

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے بذاتِ خود خَاتَمُ النَّبِيِّين کے الفاظ کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا اور دوسروں کو بھی اس طرح دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت اُمِّ اَیْمَن کا عقیدہ:

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: آیئے حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہُ عنہا سے ملاقات کے لئے چلتے ہیں جیسا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں؟ حضرت اُمِّ اَیْمَن رضی اللہُ عنہا نے کہا: اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کی وجہ سے) آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما بھی رونے لگے۔[12]

اللہ کریم ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) محرمُ الحرام، ربیع الاول، ذوالحجۃ الحرام 1439ھ، جُمادَی الاُخریٰ 1440ھ، محرمُ الحرام 1441ھ اور 1442ھ
(2) خصائص الکبریٰ، 1/467، مدارج النبوۃ مترجم، 2/481 ملخصاً
(3) الکامل فی التاریخ، 2/218 تا 224، سیرتِ سید الانبیاء مترجم، ص 608، 609، مراٰۃ المناجیح، 3/283
(4) ختمِ نبوت، ص 83
(5) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، 1/45
(6) سننِ کبریٰ للبیہقی، 8/350، رقم: 16852
(7) ترمذی، 5/364، حدیث: 3658
(8) ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، 1/261
(9) بخاری، 4/153، حدیث: 6194
(10) زرقانی علی المواہب، 4/355
(11) ابن ماجہ، 1/489، حدیث: 906
(12) مسلم، ص 1024، حدیث: 6318، مراٰۃ المناجیح، 8/301

تحفظِ عقیدہ

ختمِ نبوت میں عُلما کا کردار

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

مسلمانوں کا واضح اور مسلّمہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں یا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا قراٰن و حدیث سے ثابت ہے اور اس پر تمام صحابہ و تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین و مسلمین کا اجماع و اتفاق ہے۔

اگر کوئی حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی نہ مانے یا حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے میں ذرہ برابر بھی شک کرے یا طرح طرح کے بہانے بنا کر حُضور خاتم النبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانے تو وہ کافر و مُرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حُضور سیدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ایسے بدبخت سامنے آگئے تھے جنہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ مختلف اَدوار میں جھوٹے مُدعیانِ نبوت کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور ان کی سرکوبی بھی کی جاتی رہی یہاں تک کہ انیسویں صدی کے آخری سالوں میں قادیان (ضلع گورداسپور، ہند) کے رہنے والے کذّاب مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبی ہونے کا اعلان کیا، اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنی و تشریح اپنی مرضی کے مطابق کئے اور اپنے امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مَثِیلِ مسیح، مسیحِ موعود اور رسول ہونے کے دعوے کئے۔ (1)

علمائے حق اہلِ سنّت نے اس بدبخت کا تحریر و تقریر، درس و تدریس، نظم و نثر ہر انداز سے رد کیا اور عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں اس کا کافر و مُرتَد اور بدترین جھوٹا ہونا ثابت کیا۔

مرزا قادیانی کے رَدّ اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے علمائے کرام کی تحریری خدمات میں سے چند ایک یہ ہیں:

مرزا قادیانی کے رد میں فتویٰ دینے والے اولین علما میں سے مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1897ء) ہیں۔ آپ نے مرزا قادیانی کی کتاب "براہین احمدیہ" کے رد پر 1883ء میں "تَحقِیقاتِ دَستگِیرِیَه فِی رَدّ ہَفْواتِ بَراھِینِیه"، 1886ء میں "رَجْمُ الشَّیَاطِیْن بِرَدِّ اُغْلُوْطَات الْبَرَاھِین" اور 1896ء میں مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کے جواب میں "فَتْح رَحمانی بہ دَفع کید کادیانی" لکھ کر مرزا قادیانی کے کفریات عوام و خواص کے سامنے بیان کئے اور مرزا قادیانی کو اسلام سے خارج قرار دیا۔

۞ مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1921ء) نے "عقیدۂ ختمِ نبوت" کے تحفظ میں 1899ء میں "جَزَاءُ اللهِ عَدُوَّه بِاِبَاه خَتَمِ النُّبُوَّة"، 1902ء میں "اَلسُّوْءُ وَالعِقَاب عَلَى المَسِيحِ الكَذَّاب"، 1905ء میں "قَهرُ الدَّيَّان عَلٰى مُرتَدٍّ بِقَادِيَان"، 1908ء میں "اَلمُبِين خَتْمُ النَّبِيِّين" اور 1921ء میں اپنی زندگی کی آخری کتاب "اَلجُرَازُ الدَّيَّانِي عَلَى المُرتَد القَادِيَانِي" تحریر فرما کر قادیانی فتنے کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں۔ یہ پانچوں رسائل فتاویٰ رضویہ (رضا فاؤنڈیشن لاہور) جلد 14 اور 15 میں موجود ہیں۔

۞ حضرت علّامہ مفتی غلام رسول نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1903ء) نے 1893ء میں عربی رسالہ "اَلاِلْهَامُ الصَّحِيح فِي اِثْبَاتِ حَيَاتِ المَسِيح" تحریر فرما کر مرزا قادیانی کے باطل عقائد کا دلائل کے ساتھ رد فرمایا۔

۞ حضرت علّامہ قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 1896ء میں کتاب "کلمہ فضل رحمانی بجواب اَوہام غلام قادیانی" سمیت 4 کتابیں لکھ کر مرزا قادیانی کے باطل الہامات کا پردہ چاک کیا۔

۞ حجۃُ الاسلام حضرت علّامہ مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1943ء) نے 1898ء میں رسالہ "اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِي عَلٰى اَسرَافِ القَادِيَانِي" لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے خلیفہ کے مکر وفریب کھول کر رکھ دیئے، یہ رسالہ فتاویٰ حامدیہ میں موجود ہے۔

۞ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مفتی محمد مصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1981ء) نے رسالہ "تَصحِيح يَقِين بر خَتم النّبيين" لکھ کر خاتم النّبیّٖن کے معنی ومفہوم میں تبدیلی کرنے والے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا قلع قمع کیا۔

۞ فاتحِ قادیانیت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1937ء) نے

1899ء میں مرزا قادیانی کی فارسی میں لکھی ہوئی کتاب "ایام الصلح" کے رد میں "ہدایۃ الرسول" فارسی زبان میں لکھی، 1899/1900ء میں "شَمْسُ الْھِدایۃ فِی اِثبَاتِ حَیَاۃِ المَسِیح" اور 1902ء میں "سیف چشتیائی" لکھ کر مرزا قادیانی اور اُس کے حمایتیوں کے شیر ازے بکھیر کر رکھ دیئے۔

❁ **شیخُ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ فاروقی** رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1917ء) نے "افادۃُ الافہام (دو جلدیں)، انوارُ الحق اور مفاتح الاعلام" لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے مرید کی خوب سرکوبی فرمائی۔

❁ **حضرت مولانا بابو محمد پیر بخش لاہوری** رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1927ء) نے "بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی، مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی، حافظُ الایمان، معیارِ عقائدِ قادیانی، کرشن قادیانی، تفریق درمیان اولیائے اُمّت اور کاذِب مُدعیانِ نبوت و رسالت، اظہارِ صداقت، تحقیق صحیح فی قبر مسیح، اَلْاِسْتِدْلَالُ الصَّحِیْح فِی حَیَاتِ الْمَسِیْح، تردید معیارِ نبوتِ قادیانی، قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر" وغیرہ درجن سے زائد کُتب و رسائل لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے باطل عقائد و نظریات کا خوب رَدِّ بلیغ فرمایا۔

❁ **حضرت مولانا محمد کرمُ الدین دَبیر** رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1946ء) نے "مرزائیت کا جال (لاہوری مرزائیوں کی چال)، تازیانہ عبرت اور کاشف اسرار نہانی روداد مقدمات قادیانی" لکھ کر قادیانیوں کو خاک چٹائی۔

❁ **حضرت علّامہ شاہ عبدُ العلیم صدیقی میرٹھی** رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1954ء) نے قادیانیوں کے رد میں "مرزائی حقیقت کا اظہار" لکھی اس کا عربی میں "المرآۃ" اور انگریزی

میں ”The Mirror“ کے نام سے ترجمہ بھی شائع ہوا۔

۞ **حضرت علّامہ مولانا پروفیسر محمد الیاس برنی** رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:1959ء) نے ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، مقدمہ قادیانی مذہب، قادیانی غلط بیانی، قادیانی قول و فعل (حصہ اوّل و دوم) لکھ کر قادیانی عقائد کی بیخ کنی فرمائی۔

۞ **حضرت علّامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری** رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1961ء) نے ”اکرامُ الحق کی کھلی چٹھی کا جواب، کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی اور قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی“ لکھ کر قادیانیوں کے مکروفریب اور باطل دعووں کا رد فرمایا۔

۞ **محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی** رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 1962ء) نے ”حیاتِ مسیح علیہ السّلام، لفظِ وفات کی تحقیق اور امام مہدی کی آمد کی بشارت“ لکھ کر قادیانیوں کے باطل عقائد و نظریات کی کاٹ فرمائی۔

۞ **حضرت علّامہ فیض احمد اویسی** رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:2010ء) نے قادیانیوں کے رد میں ”جھوٹے نبی، لَانَبِیَّ بَعْدِی، اسلام اور حضرت عیسیٰ، آئینہ مرزانما، اَلْقَوْلُ الْفَصِیْح فِی قَبْرِ الْمَسِیْح، مرزا قادیانی کے عقائد و اخلاق، خلافت خاتمُ الانبیاء، ردِّ مرزائیت، قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے“ سمیت دو درجن سے زائد کتب و رسائل لکھے۔

۞ **شاہینِ عقیدۂ ختمِ نبوت حضرت مفتی محمد امین قادری** رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:2005ء) نے عقیدۂ ختمِ نبوت پر تقریباً سوا صدی تک لکھی جانے والی عُلما کی کتب و رسائل کو جمع کر کے اَز سرِ نو ترتیب و تدوین کے بعد چھاپنے کے کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کا نام ”عقیدۃ ختم النبوۃ“ ہی رکھا۔ آپ کی حیات میں 6 جلدیں پوری ہو چکی تھیں، آپ کے بعد بھی یہ کام جاری رہا

اور اب تک کتاب ”عقیدۂ ختم النبوۃ“ کی 16 جلدیں چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

آئینِ پاکستان اور قادیانی قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بڑے زور و شور سے اپنے باطل مذہب کی ترویج و اشاعت شروع کی تو 1953ء میں غیرت مند و باشعور مسلمانانِ پاکستان نے علّامہ ابو الحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی قیادت میں تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کا پرچم بلند کیا، قادیانیوں کی شر انگیزی سے کئی علمائے کرام کو سزائیں ہوئیں جبکہ 10 ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔

چند سالوں بعد جب قادیانیوں نے پھر فساد پھیلانا شروع کیا تو 1974ء میں علمائے اہلِ سنّت نے پھر تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کی آواز اٹھائی، اس بار بھی کثیر علما و مشائخ نے قید و بند کی تکالیف اٹھائیں، بالآخر قادیانیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا جس پر علمائے اہلِ سنّت کی کئی مہینوں کی انتھک محنت، کثیر، پختہ اور ٹھوس دلائل اور سب سے بڑھ کر عشقِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت قادیانیوں کی تخریب کاری، فساد، جھوٹ اور اسلام دشمنی قانونی سطح پر بھی واضح ہوگئی، قومی اسمبلی میں متفقہ رائے سے عقیدۂ اسلام کو غلبہ ملا اور آئینِ پاکستان میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو کافر و مرتد قرار دیا گیا۔ نیز قانون طے پاگیا کہ قادیانی نہ تو خود کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بھی اسلامی علامت کا استعمال کرسکتے ہیں۔ (2)

اللہ کریم ہمیں قادیانیوں کے شر سے بچا کر عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ختمِ نبوت، ص146 تا 150 ماخوذاً

(2) یہ مضمون ماہنامہ الحقیقہ ”تحفظِ ختمِ نبوت نمبر“، کتاب ”ختمِ نبوت“، کتاب ”تذکرہ مجاہدینِ ختمِ نبوت“، کتاب ”قادیانی فتنہ اور علمائے حق“ اور ”سہ ماہی سنی پیغام نیپال“ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

مدنی مذاکرے کا ایک اہم سوال اور اس کا جواب

مرزائی، احمدی اور قادیانی

سوال: مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تینوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرزائی، احمدی اور قادیانی یہ تینوں ایک ہی گروپ کے نام ہیں۔ اس گروپ کے بانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جو لوگ مَعَاذَ اللہ اس کو نبی مانتے ہیں وہ اس کے نام "غلام احمد" کی نسبت سے احمدی، اُس کی ذات "مرزا" کی نسبت سے مِرزائی اور اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے قادیانی کہلاتے ہیں، تو اس کے ماننے والے مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تین ناموں سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ماننے کی وجہ سے مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور اس بات کا اعلان خود سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فرما دیا تھا جیسا کہ تِرمذی شریف کی حدیثِ پاک میں

ہے: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
(ترمذی، 4/93، حدیث: 2226)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا "ضروریاتِ دین" سے ہے اور اس بات پر ایمان لانا شرط ہے کہ آپ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی کو نیا نبی مانے یا کسی کیلئے نبوت کا ملنا ممکن جانے کہ کسی کو نبوت مل سکتی ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے نکل کر کافِر ہو جائے گا اور اُسے کافر و مرتد سمجھنا ضروری ہے۔

اِسی طرح اگر کوئی ہمارے پیارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی تو مانتا ہو لیکن کسی دوسرے جھوٹے نبی کا کلمہ پڑھتا ہو یا کسی اور جھوٹے نبی کو سچا مانتا ہو تو ایسا شخص بھی اسلام سے خارج ہے اور اس کا پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخِری نبی ماننا اسے کوئی کام نہیں دے گا بلکہ اُس شخص کو بھی کافر و مرتد جاننا لازِم و ضروری ہے۔

تو جو غلام احمد قادیانی کی نُبُوّت کو مانتے ہیں وہ اسلام سے بالکل خارج ہیں، اسلام سے ان کا کوئی واسِطہ نہیں ہے اور یہ بالکل مرتد ہیں۔ جو بھی قادیانی مذہب پر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، ان کی سزا بُت پَرست مشرکوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو گنہگار جہنَّم میں داخِل ہوں گے اور آخِرکار انہیں نکال کر جب داخِلِ جنّت کیا جائے گا۔ اِس کے بعد رہ جانے والے کفّار کی سزا بیان کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کفّار کے لئے یہ (عذاب) ہو گا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق (Box) میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (Lock) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ

کا قُفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافِر یہ سمجھے گا کہ اس کے سِوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔ جب سب جنّتی جنّت میں داخل ہو لیں گے اور جہنّم میں صِرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے (Ram) کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (آواز دینے والا) جنّت والوں کو پُکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پُکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رِہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اِسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن (جنّت والوں) کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور اِن (جہنّم والوں) کے لئے غم بالائے غم۔ (بہارِ شریعت، 1/170، 171)

جو بھی ختمِ نُبوّت کا اِنکار کرتے ہیں میں ان کو یہ ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنے حال پر رحم کریں، اپنی جان پر ظلم نہ کریں اور نبیِ آخرُ الزّماں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سچے دل سے ایمان لے آئیں اور جس نے نُبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا اُسے مرتد سمجھیں اور جو اُس کو نبی مانتے ہیں اُنہیں بھی مرتد سمجھیں اور اِسلام کے دامن میں آجائیں۔

اسی طرح میں دیگر غیر مسلموں (Non-Muslims) کو بھی اِسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام پُر اَمن (Peaceful) مذہب ہے آپ اسے قبول کر لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں سکون و اطمینان داخل ہو گا، دنیا میں، قبر میں اور قیامت میں راحت ملے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ جنّت کی نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھی دی جائیں گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ربیع الاول 1439ھ)، صفحہ 9، 10، مضمون: مدنی مذاکرے کے سوال جواب

گوہ کی گواہی

شاہ زیب عطّاری مدنی*

ایک دن حُضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اَعرابی کا اس بابَرَکت محفل کے پاس سے گزر ہوا۔ یہ اَعرابی جنگل سے ایک گوہ پکڑ کر لارہا تھا۔ اَعرابی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ پاک کے نبی ہیں۔ اَعرابی یہ سن کر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اُس وقت آپ پر ایمان لاؤں گا جب یہ گوہ آپ کی نُبُوَّت پر ایمان لائے، یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ڈال دیا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ کو پکارا تو اس نے اتنی بلند آواز سے لَبَّیْکَ کہا کہ تمام حاضرین نے سن لیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: آپ ربُّ العٰلمین کے رسول ہیں اور خاتَمُ النَّبِیّین ہیں، جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے انکار کیا وہ ناکام ہوگیا۔ یہ دیکھ کر وہ اَعرابی فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

(زرقانی علی المواھب، 6/554)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا المدینۃ العلمیہ، کراچی

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ

1 ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں

2 آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

3 حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ختم نبوت پر جانور بھی ایمان رکھتے ہیں۔

4 جو مسلمان ہے حقیقت میں وہی کامیاب ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

صحابہ: صحابی کی جمع، یعنی وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں اپنے ہوش کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت پائی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔

اَعرابی: عرب کے گاؤں کا رہنے والا۔ **بابرکت:** برکت والی۔

گوہ: ایک جانور جس کی شکل چھپکلی جیسی لیکن جسم اس سے کافی بڑا ہوتا ہے۔

نُبُوَّت: نبی ہونا۔ **لَبَّیْکَ:** میں حاضر ہوں۔

ربُّ العالمین: تمام جہانوں کا پالنے والا۔ **خاتَم النبِیّین:** آخری نبی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (جمادی الاخریٰ 1440ھ)، صفحہ 16

مولانا محمد نواز عطّاری مدنی*

قادیانیوں کے ہتھکنڈے

انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی اسلام پر ثابت قدم رہنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہے، دینِ اسلام کا مسلّمہ نظریہ اور عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے سب سے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لانے کے بعد آپ کے زمانے میں بھی کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی آپ کی وفاتِ ظاہری کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی آئے گا۔ دشمنانِ اسلام شروع ہی سے اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے اور اسلام کو کمزور بلکہ مَعاذَ اللہ اسے جڑ سے ختم کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، پچھلے کچھ عرصے سے ان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہتھکنڈہ ”قادیانیت“ کو فروغ دینا بھی ہے، بلکہ ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو Lobby سب سے زیادہ متحرک ہے وہ قادیانیوں ہی کی لابی ہے۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہتے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہیں اور جو لوگ اس کے ماننے والوں میں سے اس کے ساتھ ہوتے تھے انہیں صحابہ اور اس کی بیویوں کو ازواجِ مطہرات اور امہات المؤمنین کہتے ہیں۔ (استغفر اللہ العظیم، الامان والحفیظ)

خوب یاد رکھئے کہ قادیانیت اسلام کا کوئی فرقہ، جماعت یا گروہ نہیں بلکہ سراسر فتنہ ہی فتنہ اور شر ہی شر ہے۔

یہ لوگ مسلمانوں کو جن طریقوں اور ہتھکنڈوں سے ورغلاتے ہیں ان ہتھکنڈوں میں سے چند یہ ہیں: کسی بھی جگہ پر لوگوں کو میڈیکل کی فیسلیٹی دے دینا، کھانے پینے کی اشیاء مہیا کر دینا، رفاہِ عامہ کے کام کروانا، لوگوں کو کاروبار اور مختلف مہنگے ممالک کے ویزے دلانا وغیرہ۔ شروع شروع میں اس طرح کے مختلف ناموں پر یہ لوگوں کو اپنے قریب کرتے ہیں اور پھر قادیانیت کے زہر سے بھرا ہوا انجکشن انہیں لگا دیتے ہیں۔ چونکہ عام عوام کو دین کا علم نہیں ہوتا، اس اِرتداد اور کفر کی طرف جانے والے زیادہ تر وہی ہوتے ہیں جو دین سے جاہل ہوتے ہیں، البتہ جو دین سے واقف ہوتے ہیں اور علمائے حق کی صحبتوں سے فیض یافتہ ہوتے ہیں وہ اپنے عقائد سے آگاہ ہوتے ہیں چنانچہ وہ اللہ کی رحمت سے قادیانیوں کے فریب سے بچ جاتے ہیں اور ان کے دھوکوں کو بھی پہچان لیتے ہیں، لیکن اگر انسان دین سے جاہل ہو اور مال کی محبت اس میں غالب ہو تو پھر وہ اس فتنے کا جلد شکار ہو سکتا ہے۔ علمِ دین سے دُوری اور مال کی محبت یہ دو چیزیں مل کر انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! دین اور ایمان کا معاملہ اس قدر حسّاس (Sensitive) ہے کہ حالتِ اکراہ کے بغیر جو بندہ بھی زبان سے اپنے آپ کو عیسائی (کرسچین)، یہودی، قادِیانی یا کسی بھی کافِر و مُرتد گُروہ کا "فرد" بول دے یا لکھ دے یا لکھوا دے شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے اس پر حکمِ کفر ہی لگے گا۔

قرآنِ کریم کے پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 40 میں واضح طور پر ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "خاتمُ النّبیّٖن" فرمایا گیا ہے۔ کثیر احادیثِ کریمہ، صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ساری امت کے عُلَما و فقہا کے ارشادات سے یہ واضح ہے کہ خاتمُ النّبیّٖن کا معنیٰ "آخری نبی" ہے بلکہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات اور آپ کے بعد خلیفۂ اوّل جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے دورِ خلافت میں تمام صحابۂ کرام کا اسی معنیٰ پر عملی اجماع رہا اور ان الفاظ کا ترجمہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے لے کر اب تک مسلمانوں نے یہی سمجھا ہے، مگر قادیانی صحابۂ کرام سے لے کر اب تک کے تمام تر مسلمانوں کو غلط کہتے ہوئے ان الفاظ کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں ہے جو پوری تاریخِ اسلام میں کسی نے بیان نہیں کیا، اور نہ ہی وہ عربی زبان اور عربی اسلوب کے موافق بنتا ہے، پوری امت کو غلط کہہ کر قراٰنِ کریم کی کسی آیت کا ایک نیا معنی اور ایک نئی تشریح لے کر آنا ہی ضلالت و گمراہی کا دروازہ ہے، بڑے بڑے فتنے اسی وجہ سے پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر فی زمانہ قادیانیوں کے ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دینِ اسلام سے متعلق تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص جب ان کے قریب ہوتا ہے تو یہ لوگ شروع شروع میں اس سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ تھوڑی کیا تھا، وہ تو مجدد تھے، مسیح تھے، وہ تو مسیحِ موعود تھے، وہ تو مہدی تھے، اور پھر جب باری آتی ہے بیعت کی تو اس وقت یہ لوگ اس سے بیعت میں یہ الفاظ بھی دہرواتے ہیں کہ "مرزا کو میں مانتا ہوں اور جو اُسے نہ مانے میں اسے کافر سمجھتا ہوں"، بلکہ خود مرزا نے بھی کئی جگہ لکھا ہے کہ "جو مجھے نہیں مانے گا وہ کافر ہے۔"

انتہائی بدنصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو دنیا کے لالچ، باہر ملکوں کے ویزے یا نیشنلٹی کے

لئے خود کو کاغذات میں قادیانی یا کسی بھی دوسرے مذہب کا فرد ظاہر کرتے ہیں اور گلے میں کفر کی لعنت کا طوق ڈال لیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کیجئے، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کا ذہن دیجئے، عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیجئے، اپنی اولاد، اپنے گھر والوں اور جہاں تک آپ سے ہو سکے اس عقیدے کو اچھے انداز سے پہنچائیے، اپنے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی محبت کو مزید بڑھائیے، قادیانیوں کے ہتھکنڈوں سے بچئے، احادیثِ طیبہ کے مطابق یہ فتنوں کا دروازہ بند نہیں ہوگا، آج قادیانیت کا فتنہ ہے تو کل کوئی اور فتنہ سَر اُٹھالے گا، لہٰذا عقیدے کے حوالے سے اپنا اور اپنی نسلوں کا تحفظ کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

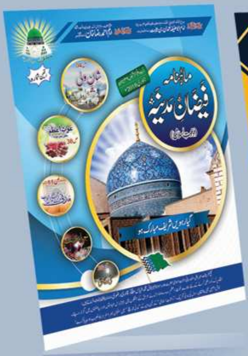
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
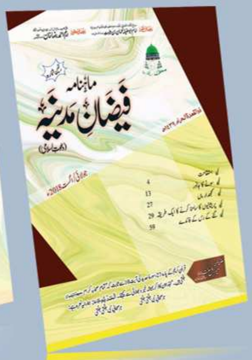
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ

فیضانِ مدینہ